بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَمَنْ یَّهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ

علامہ مولانا ابوالیاس امام الدین کوٹلی سیالکوٹ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللّٰہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

جاننا چاہئے کہ جیسے آنکھ ناک کا مطلبِ اصلی دیکھنا سونگھنا اور زُبان کان کا اصلی مطلب بولنا سننا ہے، ایسا ہی ہر انسان کا اصلی مطلب اپنے خالِق کی عبادت کرنا ہے جیسے آنکھ ناک زبان کان دیکھنے سونگھنے بولنے سننے کے لئے بنائے گئے ہیں، ایسا ہی بنی آدم خُدا کی اطاعت کے لئے بنائے گئے ہیں،

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّالِیَعْبُدُوْنَ.

نہیں پیدا کیا مَیں نے جِنّوں اور اِنسانوں کو مگر اس لئے کہ وُہ عبادت کریں

زمین سے لے کر آسمان تک جس چیز پر نظر پڑتی ہے، وُہ اِنسان کے کار آمد نظر آتی ہے، مگر انسان ان میں سے کسی کام کا نظر نہیں آتا، دیکھو زمین پانی ہوا چاند سورج نہ ہوں تو ہمارا جینا محال ہے ہم نہ ہوں تو اِن چیزوں کا کوئی حرج نہیں، پس جب ہم مخلوقات میں سے کسی کے کام کے نہیں تو بِالضرور ہم اپنے خالِق کے کام کے ہوں گے، ورنہ ہماری پیدائش فُضُول ہوگی، جس سے خالِق کی طرف فضول کام کا الزام عائد ہوگا، اور ہماری طرف بھی نکمے ہونے کا عیب راجع ہو جائے گا۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَاخَلَقْنَاکُمْ عَبَثًاوَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَالَا تُرْجَعُوْنَ.

یعنی کیا تُم نے گُمان کرلیا ہے کہ ہم نے تم کو نکما پیدا کیا ہے، اور تم ہماری طرف نہ پلٹو گے۔

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ سب چیزیں کام کی ہوں اور انسان کسی کام کا نہ ہو معلُوم ہوا کہ انسان کو بھی خُدا نے کسی کام کے لئے بنایا ہے، وُہ کام کیا ہے عبادت۔

ہمہ از بہر تو گشتہ و فرماں بردار شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری

الحاصل مطلبِ اصلی انسان کی پیدائش سے یہی ہے کہ یہ خدا کے کام آئے اور کسی کام میں مشغول نہ ہو، نادان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم کھانے پینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں، حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔

خردن برائے زیستن وذکر کردن است

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

اگر انسان عبادت کے سوا کسی اور کام میں مشغول ہوگا تو یہ اس کی کم نصیبی ہے خدا کی غرض کو مٹانے والا ہوگا، اس وقت اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے فرض کیجئے پائے چار پائی کے بنے تھے کہ چار پائی بنائی جائے یا کپڑا بنا تھا پہننے کو عوض ان کے اس نے پائے اور کپڑا جلا کر روٹی پکالی تو کیا اس کی صریح غلطی نہ ہوگی، ضرور ہوگی ایسا ہی انسان کو خدا نے عبادت کے لئے پیدا کیا تھا اگر یہ عبادت چھوڑ بیٹھے گا تو سراسر اس کی کم عقلی اور بے نصیبی ہوگی۔

ایسے شخص کو کوئی عاقل نہ کہے گا وہ جاہل بے عقل ہوگا اس کا دل سلامت نہیں دل بیماری کو بڑھاتا ہے۔

بیماری گو اس صفت کو کہتے ہیں جو بدن کو لاحق ہو کر حدِّ اعتدال سے خارج کر دے، اور افعالِ سلیمہ میں خلل ونقصان ڈال دے، ایسا ہی رُوحانی بیماری ہے، مگر روحانی جو بعض اعراضِ قلبیہ ترکِ عبادت، حسد، کینہ، بَداعتقادی، گناہوں کی طرف میلان کرنا اور ہلاکت کا سبب ہوا کرتی ہے، اسی طرح یہ اعراض بھی روحانی ہلاکت کے مُوجب ہوا کرتے ہیں۔

پس جس شخص میں علاماتِ مذکورہ پائی جائیں گی وہ ضرور بیمار ہے، اسے طبیبِ حاذق کی تلاش کرنی چاہئے، جو روحانی بیماری کو دور کر دے تا کہ قیامت میں صحتِ روحانی اس کو نجات دے۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ.

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّنْیَا دَارُ الْمَرَضِ اِذْ لَیْسَ فِیْ بَطْنِ الْاَرْضِ اِلَّا مَیِّتٌ وَّلَا عَلٰی ظَهْرِهَا اِلَّا سَقِیْمٌ.

بے شک دنیا بیماری کا گھر ہے اس لئے کہ جو زمین کے اندر ہے وہ مُردہ ہے جو اُوپر ہے وہ بیمار ہے۔

روحانی بیماریاں، جسمانی بیماریوں سے زیادہ ہیں:

اور یہ تین سبب سے ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ روحانی بیمار اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتا۔

دوسرا یہ کہ روحانی بیمار کا انجام موت سے پہلے نظر نہیں آتا، بخلاف مرضِ بدنی کے، اس کا انجام موت نظر آتی ہے۔

تیسرا دل میں یہ خیال جمالینا کہ دنیا میں طبیب ہے ہی نہیں، اس بدعقیدگی سے کسی کے پاس نہ جانا، انہی وجوہات سے روحانی بیمار زیادہ ہیں۔

اگر یہ تینوں وجہیں نہ ہوں تو انشاء اللہ دنیا میں روحانی بیمار کوئی نظر نہ آئے۔

روحانی بیماری کے لئے خدا نے طبیب اولیاء اللہ مقرر فرمائے ہیں جن کے کہنے پر عمل کرنے سے انسان کامل صحت حاصل کر لیتا ہے، جن کی صحبت سے ہی بیماری

کافور ہو جاتی ہے۔

یک زمانہ صحبتِ بہ اولیاء　　بہتر از صد سال عابد بے ریا

ایک ساعت صحبت دل سوختہ　　تجھ کو کردے مثل گل افروختہ

خاک شو در پیش شیخ باصفا　　تا زِ خاکِ تو بروید کیمیا

آیت : .یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوااتَّقُوااللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ.

کا اسی طرف اشارہ ہے یعنی خُدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کی رفاقت حاصل کرو!

جیسے ہاتھ پاؤں وغیرہ بیمار ہو جائیں یعنی جس کام کے لئے وہ مخلوق ہوئے ہیں وُہ کام نہ دیں تو خواہ مخواہ انسان اس کے علاج میں سرگردان رہتا ہے، مثلاً خدا نے آنکھیں دیں دیکھنے کو اور جب وہ دیکھنے سے کوتاہی کریں تو فوراً فکر ہوتا ہے کہ ان کا علاج کروں ایسا نہ ہو کہ نظر بند ہو جائے، ایسا ہی کام انسان تارک الفرائض کا سوچنا چاہئے کہ جب کہ مجھ سے وہ کام نہیں پایا جاتا جس کے لئے مجھے خدا نے پیدا کیا ہے تو مَیں ضرور بیمار ہوں مجھے طبیبِ حاذق کی طرف رُجوع کرنا چاہئے جب طبیب کے پاس آئے تو پہلے سوچ سمجھ لے کہ یہ طبیب کیسا ہے؟

فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَكُمْ

تو تم دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین لے رہے ہو۔

اگر طبیب صحیح العقیدہ طبابت سے پُورا واقف ہو تو بہتر ورنہ خام حکیم سے ایمان ضائع نہ کر لے، اعلیٰ حضرت صاحب مرحوم بریلوی کے ملفوظات حصّہ دوم صفحہ ۱۴۱، میں ہے آپ فرماتے ہیں:

کہ بیعت اس شخص کی کرنی چاہیے جس میں یہ چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہیں۔

اولا　سُنی صحیح العقیدہ ہو

ثانیا　کم از کم اِتنا علم ضروری ہے کہ بِلا کسی امداد کے اپنی ضروریاتِ مسائل کِتاب سے خُود نکال سکے۔

ثالثاً　اس کا سلسلہ حضُور تک مُتّصِل ہو۔

رابعاً　فاسِق معلن نہ ہو، عامِل بِالسُّنۃ ہو

اور یہ بھی دیکھیے کہ خُوشامد پرست تو نہیں دولت مند کا لحاظ کر کے امر معروف اور نہی عن المنکر تو ترک نہیں کرتا اگر ایسا ہے تو اس کے نزدیک نہ جائے وہ مثل اُس حکیم کے ہے جو بیمار کو پرہیز نہ بتائے بلکہ کہے کہ فلاں چیز کھالوں تو حکیم کہے کھالو، تو یہ یاد رکھو کہ ایسا بیمار جلدی ہلاک ہوگا، اگر ایسا پیر ہے کہ امر معروف نہیں کرتا، درہم و دینار سے ہی واسطہ ہے تو اُس کے نزدیک نہ جائے، اگر حکیم حاذق یعنی پیرِ کامِل کی طرف رُجُوع کرے گا اس کے بتائے ہوئے نسخہ پر عمل کرے گا، تو بیشک عذابِ الٰہی سے سلامت رہے گا۔

حکایت

اے طبیبِ درد ہر خُوردوکلاں!　ہے کوئی دارُو گُناہ کا بھی عیاں

سُن کے وُہ یہ بات چُپکا رہ گیا　وُہ جو دعویٰ تھا غلط سو بہ گیا

ایک دیوانہ کہیں بیٹھا تھا وہاں　یُوں، لگا کہنے اِدھر آ رے میاں

مَیں گُناہ کی تیری رکھتاہوں دوا ایک نُسخہ پاس میرے ہے لِکھا
لیکن اِس نُسخہ میں ہیں سب تلخ چیز پی نہیں سکنے کا تُو اِس کو عزیز
بولے اِس سے تب یہ سُن کر بایزید تلخ ہی دارُو تو ہوتی ہے مُفید
لا مجھے تو دے کہ لے جاؤں شتاب اِسکے پینے سے شفا پاؤں شتاب
سُنکے دیوانے نے تب اس دَم یہ کہا پہلے جا تُوں بیج درویشی لے آ
ساتھ اِس میں برگِ صبر اے یار کر اور ہلیلہ حِلم کا تیار کر
لے ہلیلہ اِتقاء کا بایزید آملہ میں کر تَوَاضُع کی مزید
کُوٹ اِن کو دستہءِ تَوفِیق سے رکھ انہیں پھر دیگچی میں فِکر کے
بعد ازاں آبِ محبّت اِس میں بھر دیکے آتش شَوق کی پھر تیز کر
جوش میں جب آوے تو پھر چھانڈال فُضلہ حِرص و ہَوا اِس سے نکال
ساغرِ اُمّید میں پھر اِس کو بھر شہد ذِکر اللہ کا داخِل تُو کر
خَلق میں پھر تو گنہ کے اس کو ڈال تا شفا دیوے خُدائے ذُوالجلال
جو کہ ہو بیمارِ عصیاں بایزید اُس کے حق میں یہ دوا ہے بس مفید

رُوحانی بیماریوں سے ایک بیماری سکتہ ہے مثل جسمانی کے، جو بہ سبب غافل ہونے ذِکراللہ کے بشکلِ مُردہ پڑے ہوئے ہیں۔

بُخاری میں بروایت ابُومُوسی اشعری آیا ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَ لَایَذْکُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ:

اللہ کے رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا اُس کی مثال ایسی ہے جیسے زندہ اور مُردہ۔

یعنی ذاکر زندہ ہے غافل مُردہ، یہاں مُردہ سے وہی مُردہ ہو گا جو علاج کرنے سے زندہ رہ سکے وُہ مردہ بعارضہ سکتہ ہی ہو گا، جو ذکر اللہ سے زندگی حاصل کر سکتا ہے بخلاف فانی کے پس ایسے مریض کے لئے لائق ہے کہ طبیبِ حاذق یعنی خدا کے خالص بندے کے پاس جائے اس کی بیعت کرے اس سے نسخۂ ذکر اللہ مع اَوراد واوقات سمجھ کر اس پر عمل کرے خدا تعالیٰ اس کو پاک زندگی عطا کرے گا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً.

یعنی جو عمل نیک کرے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو اُسے ہم پاک زندگی عطا کریں گے۔

ہاں جو شخص اپنے آپ کو بیماروں سے نہ سمجھے اور حکیم کے پاس نہ جائے بلکہ کہے کہ شرک ہے کُفر ہے مَیں خود ہی اپنی بیماری کا علاج کر لوں گا بلکہ لوگوں کو بھی منع کرے کہ کسی سے کیوں پُوچھتے ہو خود کتابیں دیکھ کر علاج کر لو تو ایسا شخص ضرور ہلاک ہو گا۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ.

کہتے ہیں کافر نہیں ہے مگر یہ کہاوتیں ہیں پہلوں کی اور وہ اس سے منع کرتے ہیں اور اس سے دُور رہتے ہیں نہیں ہلاک کرتے مگر اپنے نفسوں کو اور نہیں سمجھتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ رُوحانی طبیب کے پاس جانا فرض ہے۔

جب صحتِ بدنی کو قائم رکھنا ضروری ہے تو صحتِ روحانی کو قائم رکھنا کیوں
نہ ضروری ہوگا بعض بیماریوں میں سے ایک بیماری قبض بھی ہے اور وہ عندالاطباء یہ
کہ کھانا پیٹ میں ہی رہنا پیٹ میں رہ کر سڑ جانا اور اس کے تعفن سے بیماری کا پیدا
اس کا نام قبض ہے قبض کے لغوی معنی ق سے قبضہ کرنا، بند کرنا، ض سے ضرر پہنچانیو
اشیاء کا یکجا جمع ہونا اسی واسطے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جب پاخا
سے نکلو تو کہو!

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ، ابنِ ماجہ کذا فی المشکوۃ
یعنی شکر ہے خدا کا جس نے میرے پیٹ سے تکلیف دینے والی بلا نکالی
چیز بدن کے لئے مفید تھی باقی رکھی۔

ایسا ہی رُوحانی بیماریوں سے بعض بعارضہ قبض بیمار ہیں اُن کے دِل میں مال
کی محبّت نے قبضہ کیا ہوا ہے، مال کو بند رکھا ہوا ہے ایسا مال قیامت میں اِن کے لئے
مُضر ہوگا۔

وَالَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ. یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا
جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ
تَکْنِزُوْنَ.

ل فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ.
تو جو کوئی مجبور ہو سرکشی کرنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو تو اس پر
کوئی گناہ نہیں ہے۔

اور جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ
...ں کرتے پس ان کو خوش خبری سُنادو دردناک عذاب کی جس دن وہ گرم کیا جائے گا
...ِ دوزخ سے پھر اُس سے اِن کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغ دی جائیں گی
...ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے سونا چاندی جسے تم اپنے لئے جمع کرتے تھے۔

...ل دوم

...یل خُدا نے اِنسان کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

چُنانچہ سُورۃ فاتحہ میں تعلیم ہے:

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ.

عبادت کرو تو خاص میری ہی عبادت کرو اِس میں کسی کو شریک نہ کرو! نہ
...ے سِوا کسی کی تابعداری کرو نہ میرے سوا کسی کا حکم مانو، نہ میرے سِوا کسی کو سجدہ کرو
...وں کہ شرک بہت بڑا ظُلم ہے۔

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

مُشرک کی بخشش نہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ.

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کرنے کو نہیں بخشے گا اور اِس کے سِوا جسے چاہے گا
...ش دے گا۔

...رکت فی الحکم کی ممانعت

وَلَایُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖ اَحَدًا. پارہ ۱۵، ع ۱۵۔

اور وُہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّالِلّٰهِ. پارہ ۱۳ رکوع ۱۴۔

اللہ تعالیٰ کے سِوا حکم کسی کا نہیں ہے۔

شرکت فی الاتباع کی ممانعت

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَاتَتَّبِعُوْامِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ. پار

۸ رکوع ۷.

یعنی اس چیز کی تابعداری کرو جو تُمہارے رب نے تمہاری طرف اُتاری۔

اِس کے سِوا کسی کی تابعداری نہ کرو۔

شرکت فی السجدہ کی ممانعت

لَاتَسْجُدُوْالِلشَّمْسِ وَلَالِلْقَمَرِوَاسْجُدُوْالِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِ

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ. پارہ ۲۴ ع ۱۹،

سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو اُس کو سجدہ کرو جس نے اِن کو پیدا کیا ہے، اگر

اسی کی عبادت کرتے ہو۔

حاصِل ان آیات کا یہ ہوا کہ غیر اللہ کی تابعداری شرکؔ غیر اللہ کا حُکم ما

شرکؔ غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرکؔ جو غیر اللہ کی تابعداری کرے وہ مُشرکؔ جو غیر اللہ کا حک

مانے مشرکؔ جو غیر اللہ کو سجدہ کرے مشرکؔ بخلاف[1] قیام کے اور مشرک کے لئے جنت

---

[1] نمازِ جنازہ میں قیام مسنُون بخلاف سجدہ کے سجدہ اس میں جائز نہیں اِس لئے ک

جاہل یہ نہ سمجھیں کہ میّت کو سجدہ ہے کیوں کہ سجدہ خاص خُدا کے لئے ہے، نہ قیام

حرام ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

اب دیکھئے غیر اللہ کا حکم ماننا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْ مَاشَجَرَ بَيْنَهُمْ.

یعنی کبھی کوئی مومن نہ ہوگا، جب تک اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اپنے تنازع میں آپ کو حاکم نہ بنائیں،

اس آیت میں خداتعالیٰ نے اپنے سوا نبی کا حکم ماننا فرض فرمایا ہے۔

اب دیکھئے! غیر اللہ کی اِتّباع

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. پارہ ۳.

اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خدا تم کو دوست رکھے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں خدا نے اپنے سوا حضور علیہ والصّلاۃ والسّلام کی اِتّباع کو بھی فرض فرمادیا۔

(بقیہ گزشتہ) وَاِنَّمَا لَمْ يَكُنْ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَلَا سُجُوْدٌ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ بَعْضُ الْجَهَلَةِ اَنَّهَا عِبَادَةٌ لِلْمَيِّتِ فَيَضِلُّ بِذَالِكَ. فتح الباری ۱۲.

حضور کے سِواء عُلماءِ مجتہدین کی اِتّباع

علم دو قسم ہے علمِ احکام و علمِ مکاشفہ ہر دو کے لئے امر ہے۔

فَاسْئَلُوْآ اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ.

علمِ احکام کی خبر نہیں تو اہلِ علم سے پوچھو!

اگر علمِ مکاشفہ کی ناواقفی ہے تو اہلِ کشف کی طرف رُجُوع کرو!

اس آیت سے ثابت ہوا کہ پیر کے پاس جانا مامُور مِنَ اللہ ہے، آیت

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ .　　　اور

يَآاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْااتَّقُوااللّٰهَ وَابْتَغُوْااِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَوَجَاهِدُوْافِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔

یہ آیات بھی انہی معنوں کی مؤید ہیں:

اب ان آیات اور سابقہ آیات میں بظاہر تناقص نظر آتا ہے مگر حقیقت میں کوئی تناقص نہیں کیوں کہ سواءِ خدا کے جس کسی کی تابعدار ہوگی خُدا کے حکم سے ہوگی وہ خُدا ہی کی ہوگی، نہ غیر کی، نبی علیہ الصّلاۃ والسّلام کی تابعداری خُدا کی عبادت ہے اور نبی کا حکم ماننا خدا کی عبادت ہے، عُلمائے مجتہدین کی تابعداری خُدا کی عبادت، پیر کی تلاش اور اس کی تابعداری خدا کی عبادت اور نہایت اجہل ہے جو یہ کہتا ہے کہ خدا اور رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سِوا دوسرے کی تابعداری منع ہے، ہرگز نہیں اولاد کو

والدین کی تابعداری شاگرد کو اُستاد کی تابعداری عورت کو خاوند کی غلام کو مالک کی، سب خدا کی عبادت ہے۔

دلیل سوم

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَالِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ.

اس آیت میں خُدا فرماتا ہے،: کہ اِن کے دل سخت ہو گئے ہیں مثل پتھروں کے یا اس سے بھی زیادہ اس لئے کہ بعض پتھروں سے نہریں جاری ہوتی ہیں،

بعض پھٹ جاتے ہیں اِن میں سے چشمے جاری ہوتے ہیں۔

بعض خُدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں

جو تم عمل کرتے ہو اُس سے خُدا غافل نہیں ہے۔

اس آیت میں خدا تعالٰی نے دلوں کو پتھروں سے مشابہت دی ہے اس لئے کہ دلوں کی چار حالتیں ہیں۔

۱) ایک وہ دل ہیں جو نُورِ الٰہی سے مُنوّر اور اس میں مُستغرق ہیں پس ان سے علم کی نہریں جاری ہوتی ہیں جس نے اس میں سے پیا زندہ رہا مثل اَنبیاء و اَولیاء

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ. کا اشارہ اس طرف ہے،

۲) دوسرے وہ دل ہیں جنہوں نے علم سیکھا فہم و استنباط کیا اور پھیلایا اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا، اِس سے عُلماء مُجتہدین وصُوفیاء کرام مُراد ہیں، وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ

فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ کا اسی طرف اشارہ ہے۔

(۳) تیسرے وہ دل جو خوفِ خدا سے گر پڑتے ہیں جیسے عام مسلمان وَاِنَّ مِنْهَا لَمَایَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ کا اسی طرف اشارہ ہے۔

(۴) چوتھے وہ دل ہیں جو ان تینوں گروہوں سے الگ یا اِن سے تعلق نہیں رکھتے اور اَشَدُّ قَسْوَةٍ کا اسی طرف اشارہ ہے انبیاء و اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کہنے پر عمل کرنا پہلے گروہ کی تابعداری ہے، عُلَمَاء مُجتہدین وصُوفیاء کرام کو مضبوطی سے پکڑنا دُوسرے گروہ کی تابعداری ہے مومنوں کے راستہ پر چلنا تیسرے گروہ کی اِتّباع ہے اگر تیسرے گروہ کی بھی اتباع نہ کرے تو جہنمی ہوگا۔

وَ یَتَّبِعْ غَیْرَسَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ. نساء/ ۱۱۵

الحاصِل صُوفیائے کرام کی اس آیت سے تابعداری کرنی لازمی سمجھی گئی قرآن کے ماننے والے کو اس سے انکار نہیں ہے جو شخص صُوفیائے کرام سے فیض حاصِل نہ کرے گا اُن سے نفرت کرے گا، وہ چوتھی قسم میں سے ہوگا، جس کو خدا نے اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةٍ فرمایا:

دلیل چہارم

ہے جاننا چاہئے کہ انسان کی زندگی کا میدان ایک مسافرت کا میدان ہے جہاں ہمیشہ ٹھہرنا نہیں بلکہ یہاں سے گزرنے کی ضرورت ہے جو یہاں سے ٹھیک طور پر گزرے گا اُس کا بیڑا پار ہے یہ مسافرت بِالکُل چھوٹی ہے کیوں کہ یہ دو بڑے بڑے عدموں کے درمیان ہے اِنسان پہلے کچھ بھی نہ تھا۔

وَقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا.

یعنی انسان پر وہ زمانہ بھی تھا کہ اس کا ذِکر بھی نہ تھا۔

پھر وہ زمانہ جو بَعدَ الْمَوت ہے اُس کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہے، آپ کو معلوم ہے کہ جس جگہ راہزن زیادہ ہوں چور اُچکے بہت ہوں، وہ تھوڑا سا راستہ بھی لمبا ہو جاتا ہے ایسے راستے میں نقدِ ایمان بالغ ہونے سے لے کر گور تک صحیح سالم لے کر پہنچنا کامیابی ہے فی زمانہ کتنے بڑے لٹیرے ایسے ملیں گے، جو خیر خواہ بن کر نقدِ ایمان چھین لینے کے منتظر کھڑے ہیں، وہابی، مرزائی، چکڑالوی، شیعہ، آریہ وغیرہ ذرا سی غفلت ہوئی انہوں نے اپنا کام کر لیا، ایسی مسافرت کے واسطے ایک سیدھے راستے کی ضرورت ہے جو منزلِ مقصود تک جلد پہنچادے اور راستہ بھی ایسا ہموار ہو کہ جس پر اندھا بھی چل سکے (مثل مذاہبِ اربعہ خصوصاً مذہبِ حنفی) اور وہ راستہ آباد ہو لوگ اس پر گزرتے ہوں اس راستہ میں ایسے لوگ بھی ہوں جو راستہ دیکھے ہوئے ہیں (مثل صوفیاء وعظّام) اسی لئے حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کو یہ دُعا کرنے کی تعلیم دی گئی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی خُداوندا ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت دے۔

حضور علیہ والصّلاۃ والسّلام نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جب تم سفر میں بہت آدمی ہو تو ایک کو امیر بنالو جو سِن (عُمر) سے زیادہ دُنیا سے کم راغب ہو وہ عالِم اور صاحب اخلاق اور صاحبِ تقویٰ اور سخاوت میں سب سے بڑھ کر ہو اس کی اتباع کرو! اس حدیث شریف میں مُقلِّد کی ضرورت ثابت ہوئی ہے اور طریقت میں مُرشد کی ضرورت اور اس کی تابعداری ثابت ہوئی، فہی المُراد۔

قربان جایئے ایسے ہادی پر جس نے ایسا سبق دیا جس سے سفر آسانی سے طے ہو سکے اگر ایک شخص کی تقلید نہ کے جائے تو آپس میں تنازع پڑھ جائے گا کوئی کچھ کہے گا کوئی کچھ پھر دِقّت پیش آئے گی۔

مثنوی شریف

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر، ہست پس پر آفت وخوف خطر
آں رہے کہ بارہا تو رفتہٖ بے قلا ورزندانِ آں شفتہٖ
پس رہے راکہ نرفتی تو ہیچ ہیں مرد تنہا ز رہبر سر میچ
ہر کہ او بے مرشدے درراہ شد از غولان گمرہ دور چاہ شد
گر نباشد سایۂ پیرائے فضول! پس ترا سرگشتہ دارد بانگ غول

یہ ایسا راستہ ہے کہ سوائے مُرشد کے اِس میں گزرنا محال ہے عقلمند آدمی راہبر کے قدم پر چل کر منزلِ مقصود کو پہنچتا ہے۔

دامن او گیر زودتر بے گمان تارہی از آفتِ آخر زمان

اگر رہبر نہیں یا رہبر پکڑ کر پھر دامن اس کا چھوڑ دیا تو ضرور ہلاک ہوگا۔

دلیل پنجم

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمُ.

پناہ مانگتا ہوں مَیں ساتھ اللہ تعالیٰ کے شیطان مَرْدُود سے۔

استعاذہ میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب باتوں سے مَرْدُود ہوا ہے اِن باتوں سے بچنے کی دُعا کرنا گویا یہ کہنا کہ خُدایا شیطانی عقائد واقوال سے

مجھے بچائے رکھنا!

شیطان بندے کو دیکھتا ہے۔

اِنَّهٗ یَرٰکُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَاتَرَوْنَهُمْ.

بیشک وُہ اور اس کا قبیلہ تمہیں ایسے دیکھتا ہے کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔

جب بندہ اِس کو نہیں دیکھتا تو بندے کو چاہے کہ اس سے فریاد کرے جو شیطان کو دیکھتا ہے، اس لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنے کا حکم ہوا، شیطان نظر کیوں نہیں آتا اِس لئے کہ وُہ خُدا اور اُس کے بندوں کا دِشمن ہے دشمن کو دیکھنا پسند نہ کیا حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کی دونوں آنکھیں بند ہو گئیں کہ وہ اپنے بیٹے یوسُف علیہ الصلاۃ والسّلام کے دشمنوں کو نہ دیکھیں خدا فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ.

خُدا جَنّت کی طرف بُلاتا ہے۔

لیکن شیطان روکتا ہے۔

فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ.

یعنی شیطان کہتا ہے کہ بسبب اس کے کہ تُو نے مجھے اغواء کیا ہے اَب میں ضرور صراطِ مستقیم پر بیٹھوں گا۔

پس شیطان مَردُود مثل کُتّے کے جَنّت میں داخل ہونے سے منع کرتا ہے اس کی مثال یُوں سمجھو کہ کوئی سخی اعلان کرے کہ جو میرے پاس آئے اِنعام حاصل کرے مگر راستہ میں ایک زبردست کُتّا ہے وُہ اندر نہیں جانے دیتا اب اس کُتّے سے تین آدمی بچ سکتے ہیں۔

ایک تو وہ ہے جو ہمیشہ اس سخی کے پاس آتا جاتا سخی سے محبت رکھتا ہو وہ بے دھڑک جا سکتا ہے اُس کو کتا کچھ نہیں کہتا وہ سمجھتا ہے کہ یہ انکا اپنا بندہ ہے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ.

یعنی میرے بندوں پر تیری حکومت نہ ہوگی۔

اس سے یہ مسئلہ بھی نکل آیا کہ جس پر شیطان کا دخل ہوگا وہ خدا کا مقرب نہ ہوگا اُس کو پیر و مرشد بنانا سخت بے دینی ہے۔

دُوسرا وہ شخص اس کتے سے بچ سکتا ہے جو خُدا کے مُقرب بندے کے ساتھ چلا جائے، خُدا فرماتا ہے:

یَآاَیُّهَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا اتَّقُوااللّٰهَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ.

یعنی اے مُومنو خُدا سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ!

چونکہ ہم کو خُدا کا قُرب تو حاصل نہیں ہمیں لازم ہے کہ ہم ایسے بندوں کے دامن کو پکڑ لیں جو خُدا کے مُقرب ہیں تاکہ منزلِ مقصود کو پہنچ جائیں یہی وجہ ہے مُرشد پکڑنے کی۔

تیسرا وہ شخص ہے جس کو ایسا شخص نہ ملے تو وہ کتے کے حملہ کرنے کے وقت گھر والے کو پکارے کہ اے صاحب خانہ اِس کتے سے بچاؤ! اور وہ بھی اس کتے سے بچ سکتا ہے اور اندر جا کر اِنعام حاصل کر سکتا ہے، اسی لئے ہمیں حکم ہوا کہ اعوذ باللہ پڑھا کرو! پس انسان کے لئے لازم ہے کہ کسی خاص خُدا کے مُقرب بندے کی تلاش کرے اُس کی معیت حاصل کرے تو پھر اُس کے ساتھ آنے جانے سے کتا کچھ نہ کہے گا پھر وہ بھی مقرب ہو کر دُوسروں کو لے جایا کرے گا۔

حکایتِ سعدی علیہ الرحمۃ از بوستان

شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مَیں لڑکپن کی حالت میں عید کے روز باپ کے ساتھ باہر گیا باپ نے مجھے کہا کہ میرا دامن نہ چھوڑ ورنہ بُھول جائے گا میں کھیل وغیرہ دیکھنے لگ گیا، اور دامن چھوڑ دیا جب مَیں فارغ ہوکر باپ کو نہ پایا تو رونے لگا جب میرے باپ نے رونے کا آواز سُنا تو آواز پر میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔

اے شوخ چشم آخرت چند بار بگفتم کہ دستم ز دامن مدار
بہ تنہا نداند شدن طفل خرد کہ مشکل بود راہ نا دیدہ برد
تو ہم طفل راہے بسعی اے فقیر برو دامنِ نیک مرداں بگیر
مریداں بقوت ز طفلاں کم اند مشائخ چو دیوار مستحکم اند
بیاموز رفتار زاں طفل خورد کہ چوں استعانت بدیوار برد

یعنی اے سعدی کتنی دفعہ تُم کو کہا کی میرا دامن نہ چھوڑنا کیوں کہ چھوٹا لڑکا راہ سے ناواقف ہوتا ہے وہ مکان کو نہیں پہنچ سکتا۔

سعدی علیہ الرحمہ اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تُو بھی راہِ طریقت کا ناواقِف ہے تُو بھی گویا بچہ ہے کوشش کر کے کسی نیک مرد کا دامن پکڑ مرید لڑکوں سے بھی کم طاقت ہے جیسا کہ لڑکا دیوار کے آسرے پر چلنا سیکھتا ہے، تُو بھی اس سے سبق حاصل کر تو مشائخ کے آسرے پر چلنا سیکھ!

مرید گواپنی غلطی سے پیر کی مجلس سے محروم رہے مگر تاہم بھی بوقتِ مُشکل پیر کو

پکارے گا تو پیر اپنے تعلّق کے سبب سے اُس کے پاس پہنچے گا، اس کو رنج سے نجات دے گا، جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے غفلت سے دامن چھوڑ دیا مگر باپ نے اس کی آہ وزاری سُن کر گلے لگالیا۔

پے نیک مرداں باید شتافت کہ ہرکیں سعادت طلب کردیافت

پیر چونکہ خُدا کا مقبول بندہ ہوتا ہے اُس کے علاقہ پیدا کرن اس کی مجلس کرنی اس سے محبت کرنی نہایت مفید ہے، خدا تعالٰی اس کی مجلس کرنے سے ہی بخش دیگا۔

جامہءِ کعبہ را کہ مے بوسند مرادنہ از کرم پیلہ نامی شد

باعزیزے نشست روزے چند لا جرم ہمچو او گرامی شد

یعنی کعبہ کے کپڑے کو لوگ چُومتے ہیں اِس لئے نہیں چُومتے کہ یہ ریشمی ہے بلکہ اس لئے چُومتے ہیں کہ مُتبرک مکان کیساتھ یہ کچھ دن رہا ہے۔

اللہ تعالٰی سب مسلمانوں کو نیکوں کی صحبت عطا فرمائے،

آمین

تمت بالخیر

ابوالیاس محمد امام دین
امام مسجد جامع کوٹلی لوہاراں
مغربی ضلع سیالکوٹ۔